72222-خوبصورتی وزینت اور رنگ وآواز کے لیے پرندے خریدنا

سوال

کیا خوبصورت رنگ اور آواز والے پرندے خرید کر رکھنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

زینت وزیبائش اور خوبصورت آواز کے لیے پرندے فروخت کرنا جائز ہیں، مثلا رنگ برنگے طوطے، اور بلبل؛ کیونکہ ان کی آواز سننا اور انہیں دیکھنا ایک مباح اور جائز غرض ہے، شریعت میں اس کی خرید وفروخت یا انہیں رکھنے کی ممانعت میں کوئی نص وارد نہیں، بلکہ اگر انہیں ان کی غذا کھانا پینا اور اس کے دوسرے لوازمات دیے جائیں تو اس کے جواز کے دلائل ملتے ہیں.

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اخلاق والے تھے، میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا راوی کہتے ہیں : میرا خیال ہے کہ اس نے دودھ چھوڑ دیا تھا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آتے تو فرماتے :

"اے ابو عمیر اس پرندے نے کیا کیا ؟"

ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا" الحدیث.

نغر پرندے کی ایک قسم ہے، حافظ رحمہ اللہ فتح الباری میں اس حدیث سے استنباط ہونے والے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ : چھوٹے بچے کا پرندے کے ساتھ کھیلنا جائز ہے، اور چھوٹے بچے کی مباح اور جائز کھیل کود کے لیے مال خرچ کرنا جائز ہے، اور پنجرے میں پرندہ بند کرنا جائز ہے، اور پرندے کے پر کاٹنا جائز ہیں، کیونکہ ابو عمر کے اس پرندے کی دو حالتوں میں سے ایک ضرور تھی، اور جب ان دونوں حالتوں میں سے کوئی ایک بھی واقعتا ہو تو حکم میں دوسری اس کے ساتھ ملحق ہوگی.

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ایک بلی کے باندھ کر رکھنے کی بنا پر ایک عورت جہنم میں چلی گئی، نہ تو وہ اسے کھانے کو دیتی اور نہ ہی پینے کو، اور نہ ہی وہ اسے چھوڑتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکے "

جب بلی میں ایسا کرنا جائز ہے تو پھر چڑیوں وغیرہ میں بھی جائز ہوا.

اور بعض اہل علم نے تربیت کے لیے باندھ کر رکھنے کو مکروہ کہا ہے، اور بعض نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

"کیونکہ ان کی آواز سننے اور انہیں دیکھ کر فائدہ حاصل کرنے کی آدمی کو کوئی ضرورت اور حاجت نہیں، بلکہ یہ تو تکبر براکام اور رقیق العیش ہے، اور یہ بے وقوفی بھی ہے؛ کیونکہ وہ اس پرندے کی آواز سے خوش ہوتا ہے جس کی آواز اڑنے کے غم میں ڈوبی ہوئی ہے، اور وہ کھلی فضاء میں جانے کے لیے بیتاب اور ہے افسوس کر رہا ہے. انتہی.

دیکھیں: الفروع و تصحیح للمرداوی (9/4) الانصاف (275/4).